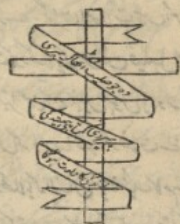






حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ مع محصول ...

قیمت سالیانہ مع محصول ...

نمبر ۴ جلد ۱۲ | لودیانہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۸۴ع | قیمت فی پرچہ ۴ پائی

گلدستۂ اخبار

فرانس نے آخر کار چین سے جنگ کرنیکا حکم دیدیا ہے = **شاہ جاپان** نے فرانس سے وعدہ کیا ہے کہ جنگ چین کے لئے میں تم کو پچاس ہزار سپاہی مدد کے طور پر دونگا = **انگلستان** نے اپنی بندرگاہوں کی حفاظت کے لئے تاکہ جنگ چین اور فرانس سے ہم کو کچھ صدمہ نہ پہنچے تارپیڈو پھیلا دیا ہے اور حکم دیدیا کہ اگر فرانس کا کوئی جنگی جہاز ہماری بندرگاہ کے نزدیک آوے تو اُس کو تباہ کر دیا جاوے = **نظام** صاحب حیدر آباد کو تخت نشین کرنے کے لئے حضور ویسرائے صاحب ۲۸ جنوری کو براہ مدراس حیدر آباد کو روانہ ہونگے = **امریکہ** کے اضلاع متحدہ میں ۵۰ عورتیں وکالت کرتی ہیں اور ۱۶۵ مذہبی واعظ ہیں ۲۴۳۲ ڈاکٹرہ ہیں ۳۲۰ مصنف ہیں ۲۳۸ اڈیٹر ہیں اور اس کے سوائے ۵۴۲۷۵ عورتیں اسکولوں میں معلمی کا کام کرتی ہیں = **روم** میں فتح مصر کے واسطے چیدہ چیدہ جوان بھرتی ہو رہے ہیں = **شاہ ایران** نے پھر اپنا وکیل امیر کابل کے پاس بھیجدیا ہے = **ہرات** کا روسی ایجنٹ محمد صادق خان کابل میں آیا ہے = **ہندوستان** سے سال گذشتہ میں ۱۲ کروڑ روپیہ انگلستان کیطرف روانہ ہوا ہے = **تجویز** ہے کہ پنجاب میں جبرا ٹیکا لگانیکا قانون وسیع کیا جاوے = **بابو** کیشب چند سین صاحب کی عمر ۴۶ سال کی تھی = **چین** میں انگریزوں کی حفاظت کے لئے تارپیڈو استعمال کئے گئے = **معاملات** مصر میں روس نے بھی رائے زنی کرنیکا دعویٰ پیش کیا ہے = **انگلستان** نے سلاطین یورپ سے درخواست کی ہے کہ ملک مصر کا انتظام پانچ سال کے لئے ہمارے سپرد کیا جاوے = **شاہ** مصر کی دس ہزار فوج نے باغیوں سے شکست پائی ہے = **لاہور** کے جیل خانہ سے ایک ۵ سالہ قیدی فرار ہوگیا ہے = **لنڈن** میں یہہ بات پیش ہوئی ہے کہ عربی پاشا کو رہا کیا جاوے اور خدیو مصر کو تخت سے اوتارا جاوے اور تمام ملکی انتظام قومی جماعت کے سپرد کیا جاوے = **حکام** گوانگ ہنگ بڑی مستعدی سے جنگی کارروائی میں مصروف ہیں = **شاہ** چین کیطرف سے ۱۴ جنوری ۱۸۸۴ع کو اشتہار جاری ہوا ہے کہ فرانس کے جنگی جہاز جہاں ملیں ان کو تباہ کیا جاوے اور فرانس کی فوج پر حملہ ہو = **خدیو مصر** نے انگریزوں سے مہدی کاذب کے مقابلہ کے لئے جنگی افسر طلب کئے ہیں = **نمائشگاہ** کلکتہ کو ۳ جنوری تک ۲ لاکھ ۳۸ ہزار ۳ سو ۵ آدمیوں نے معاینہ کیا = **روسیوں** کی فوجیں بڑی چالاکی سے مرو اور خراسان کیطرف پیشقدمی کر رہی ہیں = **سلطان** روم کے وزیروں نے صلاح کرلی ہے کہ خدیو مصر انگریزوں کا مطیع ہوا اسلئے انکو امداد نہ دیجاوے = **امریکہ** میں آجکل شراب خوری کا انسداد بڑی ہمت اور کوشش کے ساتھ ہو رہا ہے = **خبر** ہے کہ جسوقت امیر کابل جلال آباد میں داخل ہوگا تو اُن سے کہا جاویگا کہ آپ بھی نمائشگاہ کلکتہ کا ملاحظہ فرماویں = **ریاست** بیکانیر کا وہ سردار جو باغی ہوگیا تھا اسکو انگریزی فوج نے گرفتار کرلیا ہے = **پشین** میں انگریزی حکومت جمتی جاتی ہے اور انگریزی انصاف سے وہاں کے باشندے بہت خوش ہیں = **قندھار** میں حاکم غزنی کیطرف سے ایک سفیر آیا ہے جو ایوب خان کیواسطے چندہ جمع کرنیکا ارادہ ظاہر کرتا ہے = **پنجاب** میں آجکل بارش کی ازحد ضرورت ہے اور بغیر بارش کے فصل کو نقصان پہنچ رہا ہے = **لالیورہ** کا حاکم

نور افشاں

—— امیر کابل کی نسبت خبر آئی ہو کہ جسوقت امیر کابل جلال آباد میں آئیگا تو اُسکو انگریزوں کیطرف سے یہہ پیغام جائیگا کہ آپ نمائشگاہ کلکتہ کا ملاحظہ فرمائیے۔ اسیر ایک ہمارے ہمعصر کا یہہ خیال ہو کہ یہہ پیغام اِس غرض سے بھیجا جائیگا کہ نمائشگاہ کلکتہ کی چیزوں کو دیکھکر امیر کابل کے دل پر ہماری سرکار انگریزی کا رُعب و داب بہت کچھ جم جائے +

ہمارے خیال میں اول تو یہہ خبر ہی غلط معلوم ہوتی ہو اور اگر صحیح بھی ہو تو امیر کابل کو ایسی چیزوں کا دکھلانا اِس نیت سے کہ اُسپر ہمارا رُعب زیادہ ہوگا محض بیفایدہ ہو کیونکہ جسقدر چیزیں اسوقت نمائشگاہ میں موجود ہیں وہ دیگر ممالک کے باشندوں و اہل ہنود کی ملکیت ہو نہ کہ خاص گورنمنٹ کی ملکیت۔ امیر کابل سوائے ہماری دھواں دھار توپوں کے اور سونے چاندی کی چیزوں سے نہیں ڈرتا ہو بلکہ وہ تو قیمتی اشیا کو دیکھکر ضرور کچھہ طلب کریگا۔ کیونکہ اُسکا تو اُس امیر جیسا حال ہو جو اپنی ملاقاتیوں سے کہا کرتا تھا کہ بھائی صاحب اگر ہم آپ کے شہر میں آویں تو آپ ہم کو کیا دوگے اور اگر آپ تشریف لاویں تو ہمارے واسطے کیا تحفہ لاوٴگے اسلئے ہم امیر کابل کو نمائشگاہ میں بولانا پسند نہیں کرتے ہیں +

—— بابو کیشب چندر سین پیشوا برہمو سماج کی موت سے اکثر اہل ہند کو خصوصاً ممبران برہمو سماج کو بڑا ہی رنج ہوا ہو۔ بابو صاحب موصوف اپنی خاص طبیعت کے باعث اور اپنی صلح کل روش کے سبب سے کسی مذہب پر حملہ نہیں کرتے تھے بلکہ اُنکی یہہ عادت تھی کہ جس مذہب میں کوئی صداقت پاتے تھے اُسکو تسلیم کر لیا کرتے تھے۔ اور اگر کسی مذہب میں اُنکی نظر میں کمزوری معلوم ہوئی تو اُسپر جرح و قدح نہ کی حتّی کہ کسی اہل مذہب کا دل دُکھانا اُنکے دل پسند نہ تھا +

بابو کیشب چندر سین صاحب مغفور کی فضیلتیں نہ صرف اہل ہند بلکہ اہل انگلنڈ پر روشن ہیں جو جو لکچر اُنہوں نے سنہ ۱۸۷۰ع میں انگلستان میں جاکر دیئے تھے اُن سے اُنکی لیاقت کی وہ دھوم دھام ہوئی کہ اِن لکچروں میں ہزارہا آدمی جایا کرتے تھے اور اُنکی تعریف میں اخباروں کے کالموں کے کالم بھرے ہوئے ہوتے تھے۔ لوگ اکثر متعجب تھے کہ یہہ فصاحت و بلاغت ایک غیر زبان میں اُسنے کیونکر حاصل کی +

انگلستان کے لکچروں میں صاحب موصوف مسیحی مذہب کے بڑے مداح رہے اور مسیح کی بہت تعریف کی۔ یہ گمان غالب تھا کہ اگر وہ مسیحی گیان میں اور زیادہ ترقی کرتے تو ضرور مسیحی ہو جاتے۔ اِسکے بعد ہندوستان میں آنکر وہ مسیحی تعلیمات اور مسیحی رسم کو وقتاً فوقتاً اپنے لکچروں میں اور اپنے مذہب کی رسومات میں استعمال کرنے لگے چنانچہ اصطباغ کی رسم اور مسیحیوں کی طرح نماز و دعا کرنا اُنہوں نے شروع کر دیا +

اگرچہ بابو کیشب چندر سین ایک مذہبی پیشوا تھے مگر کبھی کبھی ملکی معاملات میں بھی اُنسے مدد ملتی رہتی تھی چنانچہ بعض امور میں اُنسے باضابطہ مجالس واضعان آئین و قوانین رائے طلب کر لیا کرتی تھیں +

بابو کیشب چندر سین صاحب ایک سچے ریفارمر تھے اور اپنی روشن ضمیری و عالی دماغی و بے تعصبی اور صلح کل عادات کے نیک نمونہ سے اکثر لوگوں کے دلو نپر ریفارمیشن کی عمدہ بنیاد قایم کی۔ انہوں نے بُت پرستی کی حتی المقدور بیخکنی کی۔ اور عمدہ اور پاکیزہ خیالات کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف رہے +

آخر میں ہمکو یقین ہو کہ بابو صاحب مبرور کی سوانح عمری سے اُن کے دوستوں اور مخالفوں (اگر کوئی ہوں) کو صاف معلوم ہوگیا ہوگا کہ ۱۵ سال کی عمر سے لیکر جبکہ انہوں نے پریسیڈنسی کالج کلکتہ سے علیحدگی اختیار کی اور دینی امورات میں مشغول ہوئے ۴۵ سال کی عمر تک یعنی اپنے اخیر دم تک از حد کوشش کی کہ پاکیزہ زندگی بسر کرے اپنے ہمجنس کی بہبودی اور ترقی میں ساعی ہو۔ خدا کی عبادت میں مصروف رہے۔ ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرے اور اپنے خالق کی مرضی کے مطابق اپنی حیات مستعار کو گزارے۔ مگر اِن امورات میں اُس نے بخوبی طور سے ثابت کر دکھلایا کہ میں اَن فیلیبل یعنی مبرا عن الخطا و مبرا عن السہو نہیں ہوں یا دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ بابو صاحب موصوف نے اپنی زندگی سے ثابت کر دکھلایا کہ انسان اپنے نیک کام سے نجات حاصل نہیں کر سکتا ہو اور کلام الٰہی کا یہہ قول کہ کوئی نیکوکار نہیں ایک بھی نہیں بالکل راست ہو +

—— ہمنے اخبارات میں دیکھا ہو کہ پھر سلطنت چین میں پادریوں کے اوپر جبر ہونے لگا ہو اور بلکہ فرقہ رومن کیتھولک کے تین چار پادریوں کو قید بھی کر دیا ہو۔ ہمکو یاد ہو کہ جسوقت سنہ ۱۸۶۰ع میں انگریزوں اور شاہ چین کے درمیان بعد لڑائی کے عہدنامہ مرتب ہوا تھا تو اُسوقت عہدنامہ مذکور میں یہہ بھی درج ہوا تھا کہ عیسائی مذہب کے منادوں اور معلموں کو ہرگز ستایا نہ جاویگا اور نہ اُن کو کسی صوبہ میں مشن کے قایم کرنے یا انجیل سنانے سے روکا جائیگا۔ کیا اب شاہ چین اِس عہدنامہ کو پھر تبدیل کرنا چاہتے ہیں و یا کہ فرانس کی ضد و عداوت کا معاوضہ پادریوں سے لیا جاتا ہو۔ ہمکو بھی اِس خبر میں بقدر احتمال ہو کہ آیا وہ پادری صاحبان جو قید کئے گئے ہیں فرانس کے باشندے ہیں و یا کہ انگلنڈ کے۔ ہماری مرضی خواہ پادری صاحبان اہل انگلنڈ کے ہوں خواہ فرانسیسی اُنسے جنگ کا بدلہ لینا یا اُنکو ستانا مرگز واجب نہیں ہو۔ اِس بارہ میں بعد تحقیقات کے پھر کسی موقع پر لکھا جائیگا +

—— پشین میں جو کہ انگریزی فوج زیر حکومت جناب سر رابرٹ سندمن صاحب بہادر راہی پولیٹکل صدر روانہ ہوئی ہو اُسکو کسی طرح کی تکلیف نہیں ہو بلکہ خاص پشین کے اُس علاقہ پر جسکو انگریزی فوج نے یعقوب خان کے عہد میں قبضہ کیا تھا کامل حکومت ہوگئی ہو اور عدالت خفیفہ کر وہاں قایم کیا گیا ہو +

امید ہو کہ سرحدی اقوام کے لوگ ہماری طرز سلطنت و حکمرانی سے کچھہ نہ کچھہ سبق حاصل کرینگے +



مراسلات

ریفارمر لاہور کی رائے

بڑے دن کی تعطیل میں ہیڈ ماسٹر صاحب ملتان نے جو تقریر کی تھی (پشاور میں) اُسپر ریفارمر اخبار لاہور نے کسیقدر نکتہ چینی کی ہے مگر افسوس ہے کہ اُس تقریر کے جزو اعظم کو کارسپانڈنٹ نے نظرانداز کیا ہے اس سے دو نتیجہ نکلتے ہیں یا تو راقم مضمون کو پوری تقریر نہیں ملی اور یا اُس تقریر کا کوئی جواب نہیں بہرحال ہم اُسکا خلاصہ نذر ناظرین کرتے ہیں +

وھو ھذا

ملک ہند کی قومیں سوشل ریفارمر پر بہت زور دیتے ہیں مگر انہیں ناکامیاب رہتے ہیں۔ اسقدر عرصہ اور کوشش پر نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ بیوہ کی دوبارہ شادی اور قبل از سن بلوغت کے شادی کرنا وغیرہ وغیرہ رسوم کی کچھ بھی انسداد نہیں ہوئی بڑے بڑے عالم اور خواندہ لوگ زبان سے اقرار کرتے ہیں مگر خود عمل نہ کرنے پر مجبور ہیں اسکے واسطے پوری مثال بابو کیشب چندر سین برہمو لیڈر کی لڑکی کی شادی کی مثال ہے جس سے بعض برہمو اُن سے الگ ہو گئے اور وجہ یہہ ہے کہ مسٹر سین کی تعلیمات میں یہہ بھی تھا کہ لڑکپن میں شادی نہ کرنی چاہیے لیکن خود اُنہوں نے اپنی لڑکی کی شادی قبل از سن بلوغت کر دی + مسیحی مذہب کی یہہ خوبی ہے کہ جب کوئی شخص اسکا ممبر ہوئے خواہ کیسا ہی جاہل اور ناخواندہ ہو خود بخود ان قبیح رسومات کا انسداد ہو جاتا ہے بیوہ کا نکاح جائز ہو جاتا ہے اور لڑکپن کی شادی قطعاً بند ہو جاتی ہے بیہودہ شان و شوکت نہیں ہوتا لڑکیوں کی قسمت برہمنوں اور مراسیوں اور حجاموں کے ہاتھ میں نہیں رہتی کہ جسکے ساتھ چاہیں نسبت کر دیں وغیرہ وغیرہ یہہ سب تعلیمات گو سایہ کی طرح اَور دوسری تعلیمات میں بھی ملتی ہیں مگر صفائی کے ساتھ عملاً مسیحی مذہب میں ہیں اور اسی سے لیکر ریفارمر چاہتے ہیں کہ سوشل ریفارمر ہو جاوے وہ جڑ کو چھوڑ کر ڈالیوں سے کام لیتے ہیں گویا ڈالیوں کو زمین میں لگا کر پھل کے منتظر ہیں +

اے صاحبان اگر مسیحی مذہب تمہاری روحانی حاجتوں کو پورا نہیں کرتا (حالانکہ کرتا ہے) تو بھی دنیاوی زندگی کے واسطے ضرور ہے کہ اسے قبول کرو تاکہ جو خرابیاں تمہارے طریق معاشرت میں ہیں دفعتہً دور ہو جاویں۔ پیارو تم جانتے ہو کہ روم کی بادشاہت بلحاظ علوم کے (اور نیز شان و شوکت) اعلیٰ درجہ کی بادشاہت ہو گزری ہے۔ قانون دیوانی اور فوجداری کی بناء تمام دنیا میں اُسی ملک کے قانون سے لیگئی ہے لیکن آخری زمانہ میں اُسی ملک کا کیا حال تھا؟ ایک مورخ کہتا ہے کہ اُسوقت ناخواندہ لوگ اُس ملک کے سمجھتے تھے کہ سب مذہب راست ہیں اور خواندہ اور تعلیم یافتہ گروہ کا یہہ مذہب تھا کہ کوئی مذہب بھی راست نہیں ہے اور حکام وقت کہتے تھے کہ ہماری کیواسطے یہہ (مذاہب) مفید ہیں چنانچہ پلاطوس کے حقارت آمیز سوال کا یہی مطلب ہے (کہ کہو تو تمہارے واسطے یہودیوں کے بادشاہ کو چھوڑ دوں) اور جبکہ گلیو اخیہ کا صوبہ دار تھا تو لوگوں نے پولوس رسول کو پکڑ لیا اور سوستھنیس عبادتخانہ کے سردار کو پکڑ کر لوگوں نے مارا اور گلیو بالکل بے پرواہ رہا پیارو کیا لوگوں کا (حکام کا خیالات کو کسقدر گم کر گئے) آجکل یہی حال نہیں ہے؟ خواندہ اور ناخواندہ مردمان اس ملک کا بالکل یہی حال ہے سو سوچو اور غور کرو کہ کیا ہو اور اُسکا انجام کیا ہے؟ ہٹ دھرمی اور تعصب کی عینک کو اُتار دو اور پھر دیکھو کہ راستی کیا ہے +

الاقم

ایک ناظر اخبارات

جو ہوں پرافت اس سے چوہے چوہیاں۔ گبریلا کھٹمل چیونٹے چیونٹیاں۔ کھٹمل جھینگر اور حشرات الارض لال بیگ مچھلی گو ذرسب دفع ہو جاتے ہیں قیمت ساڑھے سات پیسہ آنی ایس سیڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

شراب خانہ خراب

منجانب غلام حسین صاحب

جو ۲۳ دسمبر ۱۸۹۰ع کے جلسہ انسداد مسکرات مشن سکول ہال لودیانہ میں پڑھا گیا

مغاں کہ دانہ انگور آب میسازند
ستارہ میشکنند آفتاب میسازند

ماہ گزشتہ کی کمیٹی میں یہہ عاصی پر معاصی بوجہ نہ ہونے خبر کے حاضری سے معذور رہا۔ آج تک طبیعت کو قلق ہے ہر چند کہ نقارخانہ میں طوطی کی آواز کم سُنی جاتی ہے اور نیز جس جگہ ہجوم اہلیان لیاقت اور صاحبان ذی استعداد موجود ہوں مجھ جیسا ہیچمدان نالائق ناکارہ کہ جو تمیز الف با تخوانی کی نہ رکھتا ہو کیا امکان ہے کہ قدم رکھ سکے دبلے الامر فوق الادب دہم بلبل زادب بادہ نہد در صف گلزار۔ ناگل طلبگاری ادب بخشاید بتقاضائے الطاف کریمانہ حکامان بالادست داخل مجلس انسداد مسکرات ہو کر گستاخانہ بنظر اصلاح مشفقین کو اسنا کلام کرتا ہے۔ ماہواری یہہ کمیٹی جو بغرض صاحبان عام منعقد ہوتی ہے اسکا انجام ایسا ہو کہ جس کا اثر جو جو صاحب دانش و بینش اور دوراندیش ہیں اُن کے دلوں پر نقش کالحجر ہوتا جاتا ہے اور صاحبو کیوں نہ ہو یہہ غارتگر خانمان برباد دہ و ویران ایسی شے نابکار ہے کہ جس اہل دل صاحب وقار نے اس کا شوق کیا ایسا مزہ چکھا اور لطف ناپاک اُٹھایا کہ الہی الامان یعنی کاسہ گدائی بکف اور جامہ حیائی در بر ہوا۔ ہر ایک شے کا خاصہ ہے کہ اپنا جوہر ذاتی بغیر دکھائے نہیں رہتی ہے آپ مجھے ہی خیال فرمائے کہ میں صرف اس نامراد کا ذکر پیش حضار مجلس کر رہا ہوں ولے خود ہی سے بیخبر ہوں آنکھوں میں خمار ہے تمام جسم کو رعشہ ہے اعضا شکنی بدرجہ اتم ہے حالانکہ برائی اور مذمت اس خانہ خراب میں سرگرم ہوں تسپر یہہ حالت ہے صد آفرین اُن لوگوں کو جو عمداً اچھی سمجھکر اسکا استعمال کرتے ہوں اُنکی کیا کیفیت ہوتی

ہوگی میرے بیان پر کچھ حصر نہیں جو شائقین حضار ہونگے وہ اپنے اپنے دلوں میں خود بخود پہچان گئے ہونگے لوگ کیا زور تماشا ہی کیا اچھا شوق ہی ایک تو اپنا روپیہ برباد کردو دوسرے بگاڑوں میں حقیر ہو کر بیگانہ ہو جیسے زمانہ سے اپنے آپ کو برا کہلاؤ جو تمھیں خدا اور رسول کے عتاب میں معتوب ہونی پڑے جگہ یہہ کہ اس کمبخت شرابی پر ہر طرف سے اور دنیا میں بے لطف زندگی بسر کرے۔ عاقبت میں بے ایمان کارو سیاہ سامنے حاکم حقیقی اپنے کے کی سزا پاکر نہایت خجالت سے سرنگوں ہو کر جانب دوزخ گذرے۔ لعنت ہو ایسے شوق پر کہ جس کا نتیجہ دنیا میں ایسا کچھ دیکھا عقبیٰ میں یہہ مزہ چکھایا۔ افسوس کیسے نادان ہیں کہ صریح نتائج قبیح جانتے ہیں اور لوگوں کو جو مبتلا اسکے ہیں اپنی آنکھوں سے انکی خرابیاں اور بربادیاں دیکھتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے تماشا تو یہہ ہی کہ ایک تو آپ مستغرق اس دریائے وبال کے ہوتے ہیں اپنے ہمنشینوں کو اسکے گھونٹ بالطائف سے آگاہ کر کے خوش کرتے ہیں اگر ترغیب سے دیکھتے ہیں کہ کام نہیں چلتا تو زبردستی پلاتے ہیں یہہ وہی مثل ہوئی میں تو ڈوبا ہوں مگر تجھ کو بھی لے ڈوبوں گا۔ اب خیال فرمائیے خلاصہ اس نامراد کا یہہ ہی کہ ایک دفعہ حلق سے نیچے اتر جائے پھر کسی کے کہنے سننے کی احتیاج نہیں رہتی ہی بقول استاد ذوق

اے ذوق دیکھ دختر رز کو نہ منہ لگا۔ چھٹتی نہیں ہی منہ سے یہہ کافر لگی ہوئی۔

حضرات میرا التماس ہی کیوں ایسی عادت کرے اور کیوں صحبت ناقص میں بیٹھے اور جس چیز کا خلاصہ یہہ ہو اسکو کیوں منہ لگائے شامت اعمال سے یہہ وہی کرتا ہی جسپر شامت آئے ذرہ زمانہ کی خوبی پر تو خیال فرمائیے جب ذرہ سی مرفہ حالی ہوتی ہی تو کیسی کیسی خرمستیاں جی میں آتی ہیں کہ بہت ہی تھوڑے قلیل میں انکا نتیجہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہی تو پھر کیسا کیسا انسان پشیمان ہوتا ہی اور کسطرح پچھتاتا ہی کہ قابل عرض نہیں اگر پہلے ہی انجام سوچے تو کیوں یہہ نوبت پہنچے وے پھر کیا ہوتا ہی وقت از دست رفتہ و تیر از کمان جستہ باز کے بدست می آید کیفیت تو یہہ ہی کہ لوگ شغل ہی کو اپنا فخر سمجھتے ہیں گویا امیری شراب پینے ہی پر بنا ہے یہی ہی اگر کوئی دردمند خواہ طعن سے خواہ رفاقت سے اس فعل شنیعہ سے مانع آتا ہی تو لوگ اور حکمت میں آکر جواب دیتے ہیں کہ جناب مجھے سیج ہی شراب پینی آسان نہیں ہی ڈھائی روپیہ کی بوتل آتی ہی خراب وہ ہی پئیگا جسکی چھاتی پر کالا بال ہوگا مجبور ہو کر بیچارہ کہنے والا دم اور پشیمان ہو جاتا ہی مگر جی میں کہتا ہی بہت اچھا چند روزہ مزہ کر لو گر تم کہے۔ واہ سبحان اللہ کیا امیری کو فروغ دیا ہی واہ ناصح کو کیا عمدہ جواب دیا ہی کہ چند عرصہ کے بعد امیری سے فقیری ہوئی اور وہ اکثر آن جو نیچے کے بل چلتے تھے اور بحالت نشہ کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتے تھے سب غارت ہوئے مفلسی کے نشہ ہرن ہوئے اب نرگس ناکس کے روبرو خمیدہ پشت ہو کر جوتیوں کے بل بیٹھتے ہیں صدائے درد ناک سے لوگوں کے رونگٹے کھڑے کرتے ہیں فرماتے اب وہ اکثر من کہاں گئی اگر یہہ فعل ناقص نہ کرتے کیوں سیخی کرکری ہوتی ان خرابیوں کی خصوصیت شراب ہی پر منحصر نہیں جسقدر نشہ ہیں سب ناقص اور برباد کرنے والے ہیں قطعی حرام اور ناجائز ہیں کل مسکر حرام مثل بھنگ افیون چرس گانجہ وغیرہ جسقدر نشی چیزیں ہیں جملہ غارتگر عقل و ہوش حیا و تمیز و صحت و دولت میں ان کے استعمال سے یہہ تمام چیزیں زائل ہوتی ہیں اور بنیاد انسانیت انہیں چیزوں سے مستحکم ہی جب یہہ دور ہوئیں تو انسان اور حیوان میں فرمائیے کیا فرق رہا پس استعمال ان اشیاء متذکرہ بالا سے صاف ثابت ہوا کہ عمداً اور دانستہ حضرت انسان انسانیت سے جانب حیوانیت رغبت فرماتے ہیں اہل ہنود میں آواگون کا مسئلہ بعد مرگ ہی کہ دوسری جون میں پیدا ہوتا ہی یہاں زندگی ہی میں جون بدلنے کا سامان کرتے ہیں کیسا افسوس کا مقام ہی کہ اللہ جل شانہ نے انسان کو اشرف المخلوقات آفریدہ کیا تمیز نیک و بد نفع نقصان عطا فرمائی باینہمہ عطیہ واہب العطیات نہایت تاسف کی جا ہی کہ پھر جان بوجھکر ما سوا دات انسانیت کہ صریح جن میں نقصان ہی نقصان کیا بلکہ خطرہ جان پایا جاتا ہو کرتے ہیں کہ جن کے نتائج سے بجز بے عقلی و پریشانی و بربادی کچھ حاصل نہیں مثلاً ایک دریا جاری ہی اور اسکے انتہا سے عمق کی خبر نہیں اور کچھ تھوڑے بہت کا خیال نہ کر کے اس میں کود پڑیں فرمائیے ڈوبینگے یا تیر جائینگے یا یہہ کہ کسی جگہ آگ جل رہی ہو اور اس میں دلیری جا جانا کر کے جا پڑیں۔ جلینگے یا صحیح سالم نکل آئینگے صاف ظاہر ہی کہ یہہ دونوں مقام خطرناک جان کے کھونے والے ہیں خرابی ہی دونوں چیزیں شراب میں موجود ہیں آگ پانی میں اور پانی آگ میں مخفی ہی اجتماع ضدین اسی کا نام ہی اب خیال فرمائیے اسکا نتائج کیونکر جانبر ہو سکتا ہی اور بربادی سے کسطرح محفوظ رہ سکتا ہی اگرچہ ظاہر میں شائقین ان دونوں باتوں کو محسوس نہیں کرتے کیونکہ کریں شامت اعمال جو محاصرہ کئے ہوئے ہی۔ حاصل کلام ایسے ڈوبتے ہیں اور جلکر ایسے خاکستر ہوتے ہیں کہ پھر ابھرتے نہیں راکھ کا پتہ ملتا نہیں ہی تا نام و نشان تک مٹ جاتا ہی پس ماندگان کو پھر کیا عزت اور حیا دنیا میں آتی ہی کہ منہ دکھانے کو جگہ نہیں رہتی تفصیل ہی ایسے شوق پر کہ اپنا یہہ حال کریں اپنوں کو مرنے بعد میں یہہ ننگ دنیا میں دکھلائیں حضرات یہہ اس شرابخانہ خراب کے نتائج دنیا میں ہیں عاقبت میں العلم عند اللہ۔ نعوذ باللہ منہا کیا حال ہوگا۔ زمانہ رنڈی بازی اور شرابخوری میں اپنا فخر سمجھتے ہیں اور باتخصیص اس زمانہ میں جو بباعث علم ترقی دولت ہوئی تو اپنے آبا و اجداد پیشہ کو چھوڑ دیا شرفا ہو معزز نوکریاں ہو گئیں صحبت معززین ہونے لگی خلاف پیشہ جدی کارخانہ جاری کر دیئے روپیہ کی ترقی ہوئی زمین پر شیخی سے پاؤں نہیں رکھتے اب جو ہر ذاتی کسطرح ظاہر ہو۔ مثل ہی کل شیء یرجع الی اصلہ۔ شراب کا شوق کیا اگر لوگوں پر ظاہر بھی ہوگیا تو لوگ بھی یہی کہینگے میاں اصل از خطا خطا نکند اپنے اصل پر گیا روپیہ اور دولت اور چیز ہی جو ہر ذاتی اور شرافت دیگر چیز ہی۔ مثل ہی خربزہ خربزہ کو دیکھ کر رنگت بدلتا ہی دیکھا دیکھی بھلے مانس جو انکی صحبت میں رہتے تھے انہوں نے بھی یہہ شوق شروع کیا اور لوگوں نے سنکر کہا ارے میاں فلاں شخص فلانے کا بیٹا نیچوا ہوگیا۔ کیسی بیغیرتی اور بے حرمتی ہوئی

پسر نوح با بداں بنشست خاندان نبوتش گم شد۔

اگر معنوی طور ظاہر





جا نہ شرافت زیب ہو نہ گیا تھا تو تانا زیر تھا کہ افعال بھی ویسے ہی کرتے نہ کہ اسکے بالعکس۔ میری رائے ناقص میں تو یہہ آتا ہو کہ آنحضرات کو آپ ہوئے اور جلا دیے خانہ خراب ہو اِس شراب کا کہ جس کے باعث سے کیسے عالی خاندان اور کیسے کیسے والا تبار برباد و خراب ہوئے لوگو میری یہہ التماس ہو کہ اِس نامراد کا شوق مت کرو دست دو نو جہان میں روسیاہ ہو دیکھو اگر شراب کا شوق کرو گے تو زندگی بادی اسکا جزو اعظم ہو یہہ دو نو آپسمیں لازم و ملزوم ہیں۔ چوں گزرن کہ جرعہ و مرہم نہ ہست۔ اول تو ایک عارضہ سے ہی بچنا محال ہو اب دو عارضہ مہلک لاحق ہوئے کیونکر جانبری ممکن ہو سکتی ہو میری یہہ دعا ہو کہ اللہ تعالی ہر ایک فرد بشر کو اِس نامراد سے بچائے کسی کے دل میں اِس نامراد کا خیال تک بھی نہ آئے۔ آمین ثم آمین۔ برسولاں بلاغ باشد و بس +

بڑھے ہوئے پھیپھڑے سفرودیت۔ ضعیف معدہ اور درد سر ولسع اپیل بیلن سے سب دفع ہو جاتی ہو قیمت دو شلنگ فی تین پیٹ ... کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہو +

پولانائی یار صاحب اور ہم

ہمارے باخبر اور ذی ہوش ناظرین کو یاد ہوگا کہ میاں اللہ دیا صاحب کی اور ہماری ایک مدت سے بحث ہو رہی ہو۔ اسکی اصل یہہ ہو کہ میاں صاحب موصوف نے (جو کہ ماشاء اللہ محمدی ہونہاروں میں سے ایک ہیں) ایک مضمون منشور محمدی کے کسی پرچہ میں شایع کرایا تھا جس میں صاحب ممدوح نے بڑی دلیری اور جوانمردی سے اپنے زعم کے مطابق کلام خدا کو محرف کہکے اُس کی یوں تقسیم کی تھی یا قول تواریخی معاملہ جو حواریوں نے سُن کے یاد کر کے لکھے۔ یہہ الہامی نہیں۔ دوم ایسے فقرے یا جملے جن کے مصنف کا پتہ نہیں لگتا۔ یہہ بھی الہامی نہیں۔ سوم وہ فقرے یا جملے جو کہ اول بطور حاشیہ لکھے گئے اور بعد ازاں متن میں داخل ہو گئے۔ یہہ بھی الہامی نہیں چہارم وہ کلمے جو کہ حضرت عیسی کی زبان مبارک سے صادر ہوئے اور جن کو بعینہ و بجنسہ حواریوں نے نقل کر دیا یہہ اور صرف یہی الہامی ہیں۔ اِس کے جواب میں ہماری طرف سے یہہ کہا گیا کہ تواریخی معاملات کا الہامی نہ ہونا اگر اسی وجہ سے ہو کہ وہ دیکھ کے یا سُن کے قلمبند ہوئے تو اُسکا الزامی جواب تو یہہ ہو کہ ایسے بہت سے ماجرے قرآن میں بھی موجود ہیں (جو کہ **محمدیوں** کی الہامی کتاب ہو) اور تحقیقی جواب یہہ کہ مورخ کو سہو یا غلطی سے روکنے کے لئے ایک اعلی طاقت کی ضرورت ہوا کرتی ہو اور اس حال میں یہہ بشری طاقت نہیں بلکہ الٰہی ہو جس کا نام الہام ہو یعنی وہ الٰہی طاقت جس نے مورخ کو بتا دیا کہ کیا کچھ لکھنا ہو اور اُسے کیونکر ادا کرنا۔ پھر اگر بفرض محال دوسری قسم کے فقرے موجود بھی ہوں تو کوئی یہہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ الہامی نہیں جبتک کہ پہلے اُن کا مصنف ثابت نہ ہو وے۔ تیسری قسم میں نہ انکو بحث ہو نہ ہمکو کیونکہ عمدہ سے عمدہ قلمی نسخے ہیں ایسے الحاق کا ہونا سمجھنا ناممکن اور بعید العقل نہیں۔ در اقسام چہارم سو آپ کے سلسلہ بیان سے کہ جو باتیں **حضرت عیسی کی زبان سے نکلیں اور جن کو حواریوں نے بعینہ و بجنسہ نقل کر دیا اور صرف یہی الہامی ہیں**۔ ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ قطع نظر اور بے شمار براہین قاطعہ و دلائل ساطعہ کے جن سے حضرت عیسی کی الوہیت بدرجہ اتم ثابت ہو سکتی ہو ہم صرف خداوند عیسی کی زبان کے ہی فقروں سے جو کہ حواریوں نے بعینہ و بجنسہ نقل کر دیئے اور جو کہ **الہامی** ہیں اُس قدوس اور مبارک ابن اللہ کی الوہیت ثابت کر سکتے ہیں (چنانچہ ہم نے ایکدفعہ نور افشاں میں یہہ کر بھی دکھایا) اور چونکہ قرآن جو کہ چھہ سو سال بعد آیا اور اتنی دیر بعد کے اُس جلیل اور ممدوح ابن اللہ کی الوہیت کی تردید کرتا ہو اسلئے ادنی عقل کا آدمی بھی یہہ سمجھ سکتا ہو کہ قرآن الہامی نہیں کیونکہ وہ اُن الہامی کلموں کی جو کہ خداوند عیسی مسیح کی زبان سے صادر ہوئے اور جن کو حواریوں نے بعینہ و بجنسہ نقل کر دیا اور جو کہ الہامی ہیں۔ ہاں قرآن اُن الہامی کلموں کی تردید کرتا ہو۔ اسلئے خود ہی (بموجب مسلمات میاں اللہ دیا صاحب) مردود ٹھہرتا ہو +

ناظرین کو یہہ بھی یاد ہوگا کہ میاں صاحب موصوف نے ہر چند چاہا کہ اللہ اکبر اجنبی ابحاث درمیان لاکر اِس مضمون سے پہلو تہی کریں مگر ہم نے اپنے اصل مدعا کو نہ چھوڑا اور اُنکی ہی مسلمات سے ثابت کر دکھایا کہ قرآن غیر الہامی ہو ہو کہ اِس کا مصنف خدا نہیں بلکہ محمد صاحب ہوں یا اور کوئی غرض کہ جو شخص اسکا مصنف ہو وہ سراسر غیر الہامی ہو۔ اِسپر جو کچھ میاں اللہ دیا صاحب سے بن پڑا وہ تو ابتک ہماری نظر سے نہ گزرا ہر چند کہ بڑے اشتیاق سے اُس کا انتظار بھی ہو تا ہماں ایک علم شخص بنام ایکانہ یار صاحب اِس بحث میں آکو دے۔ (سکاں ہی نہ جو کانی۔ ملیو کا جھٹے دی تائی) اور جھٹ سے کر دفر سے ایک مضمون لکھ مارا بدیں خیال کہ اب ہم اللہ دیا صاحب کا پیچھا چھوڑ کے اُن کے ساتھ بحث شروع کر دینگے اور یوں ایک اجنبی بحث کے درمیان آجانے سے حضرت اللہ دیا صاحب اِس جگہ سے بچ جائینگے گو اُن کے دانت بھی ٹوٹ گئے تو کیا ہوا +

اِسپر ہمارے یاروں میں سے ایک کے نام کا جواب اُن کو ملا جس میں ناظرین خود دیکھتے ہیں کہ اُن کے مضمون کی (اور نہیں تو) دھجیاں اُڑا دیں۔ یو ہم کو الحال اِس سے کچھ غرض نہیں۔ آپکا پورانہ یار صاحب سے یہہ بھی درخواست کی تھی کہ لا الحال آپ ذرہ خاموش ہو رہیں ذرہ میاں اللہ دیا صاحب سے طے ہو لے پھر ہم آپ کو بھی دیکھ لینگے مگر ع خوئے بد را بہانہ بسیار۔ آپ نے ایک لمبا چوڑا پانچ نمبر کا مضمون بڑے زور شور سے لکھا ہو (جو کہ اب ہمارے سامنے ہو) اور بڑی لیاقت اور سلیقہ سے ادھر اُدھر کی زٹلیات بھر دی ہیں۔ ہر ہر جملہ سے اُنکی عقل الہامی اور ہر ہر لفظ سے بلاغت قرآنی ٹپکتی ہو۔ اپنے آدمی کیطرح بے تحاشا جو سامنے آیا سو لکھ ہی مارا اور جا بجا ہماری نسبت عمدہ شائستہ اور مہذب کلمے استعمال کئے۔ کئی ایک اجنبی ابحاث کا سلسلہ چھیڑا اور خواہ مخواہ **آ بیل مجھے مار** کے مصداق ہوئے ہیں +

ہم یہ مضمون کچھ اُن کے جواب میں شایع نہیں کرتے اُن سے کوئی اور سمجھ لیگا یا اگر موقع ہوا تو ہم ہی دیکھ لینگے کیونکہ اُنہوں نے جابجا ہمکو بھی مخاطب کیا ہی مگر الحال صرف ایک امر کا ذکر کرنا ضروریات سے ہی کہ یہ کیا ایسے اور تیس الہامی مضمون بھی ہمارے مندکرہ بالا دعوی کو رد نہیں کر سکتے کہ بموجب مسلمات میاں اللہ دیا صاحب مسیح ابن اللہ اور خود اللہ تھی اور قرآن اسکی تردید کرنیسے آپ ہی اپنے خلاف شہادت دیتا ہی اگر کسی صاحب کو اس امر میں کلام ہو تو بسم اللہ ورنہ ایک مضمون کیوں منشور محمدی ہی میں نہیں شایع کرا دیا جاتا کہ میاں اللہ دیا صاحب کے ہدایت الہامی کے مطابق جسکے ساتھ محمدیوں کا اتفاق ہی اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ آنحضرت محمدیوں کے رکن اعظم ہیں) قرآن غیر الہامی اور اسکے مسیح کی الوہیت کے سبب انکار لغو اور خلاف ہیں۔ پھر اگر اور کسی مسئلہ میں گفتگو کرنی ہو تو ہم بھی حاضر ہیں اور اخبار بھی موجود۔ اور اگر یوں چاہیں کہ ہمارے بچنے کی جگہ نہ ہو تو یہ امر ذرہ دشوار ہوگا +

اب ذرہ ہم آپکا پورا نانا صاحب سے ملتمس ہیں کہ اپنے اُنہی اعجاز کو جزدان میں بند کر کے بالائے طاق رکھ دیجئے ورنہ اُسکی فصاحت و بلاغت کا ایک اور نیا معجزہ ہو جائے پہلے ایک منزل کو طے ہو لینے دیجئے آپ کو بھی دیکھ لیا جاویگا۔ یا اگر کہیں میں رہ نہ سکا والا حال ہو تو آپ ہی نکلئے اور اپنے ساتھ ایک منجبار نادیدنی فرشتوں کی جماعت بھی ساتھ لائے اور مضمون مذکورہ بالا پر جو کچھ کہنا ہو ذرہ خم ٹھوک کر کہہ دیجئے۔ ادھر اُدھر بھاگنا کیا فایدہ ہی کہیں اصل مضمون سے کسی یار غار کے ساتھ ہجرت کر جانا تو نہیں سیکھ لیا +

نیا نسخہ مسلمل
بند حنیف مسیحی

وہمزرف آن کارنس یعنی انڈیں سے گگنے کا علاج بالاصل جلد کرتی ہی۔ اس دوا کی قیمت ۱؎ بنس ہم تمام بمبئی بدوکان بی آیس سیڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہی +

اخبار تاربرقی

کلکتہ ۱۶ جنوری۔ حضور ملکہ معظمہ کے سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے ۱۲ ماہ حال کو مندرجہ ذیل تار بھیجا ہی +

دو بمبئی میں ہیضہ پھیلنے کے باعث تمام عثمانی اور مصری بندرگاہوں میں جہازات آمدہ بمبئی پر قرنطینہ لگا دیا گیا ہی +

بمبئی ۱۵ جنوری۔ آج شام ہز ایکسیلنسی گورنر نے یونیورسٹی کے جلسہ کانوکیشن کی تقریب پر عورتوں کو اعلی تعلیم دینے کی تائید میں ایک ایڈریس دیا جس میں اُنہوں نے فرمایا کہ وہ کوئی ایسی وجہ یا کوئی ایسا اصول نہیں معلوم کرتے کہ جسکے روسے عورتوں کو اُن تعلیمی فوایدسے جنسے مرد بہرہ مند ہیں محروم رکھا جاوے +

اُنہوں نے اپنے ایڈریس کو سال گذشتہ کے البرٹ بل کے بحث پر کچھ اشارہ کر کے ختم کیا۔ چنانچہ فرمایا کہ پولیٹیکل تجاویز نے ملک کو بڑی بے امنی کی حالت میں رکھا اور قومی نفاق اسدرجہ تک بڑھ گیا تھا کہ پیچھے کبھی سُننے میں نہیں آیا۔ لیکن یونیورسٹی پولیٹکل جھگڑوں سے بالاتر ہونیکا حق رکھتی تھی۔ جن لوگوں نے ان مباحثوں میں حصہ لیا تھا اُنہوں نے ان خیالات کو امور تعلیمی میں دخل نہیں دیا۔ بمبئی یونیورسٹی جیسے انسٹیٹیوشن میں ایسا شفا بخش جز موجود تھا جو پولیٹکل مباحث کے پیدا کردہ جوش کے کم کرنے کی تاثیر رکھتا تھا۔ کیونکہ اسکی سینٹ میں تمام قوموں اور تمام ملکوں کے آدمی موجود ہیں جنکی تمام اور متحد آرزو یہہ ہی کہ باشندگان اس ملک کو فائدہ پہنچائیں۔ صرف انگریزوں کی یہہ خواہش تھی کہ دیسیوں کو اس علم سے بہرہ ور کریں جسکی وہ خود نہایت قدر کرتے ہیں۔ اور اسطرح پر اُنکو تعلیم کے اعلی درجہ پر پہنچا کر اس تلخی کو رفع کر دیا جو تھوڑے عرصہ کے لئے تھی اور چند سال بعد بالکل فراموش ہو جائیگی +

بمبئی ۱۶ جنوری۔ گذشتہ شب ہز ایکسیلنسی گورنر بمبئی سے گجرات کیطرف روانہ ہوئے۔ جہاں وہ شروع فروری تک دورہ کرینگے۔ اور پھر واپس آکر لیجسلیٹیو کونسل کا اجلاس فرمائینگے۔ آج وہ گھوڑوں کی نمائش کھولینگے جو حسب الحکم گورنمنٹ احمدآباد میں قایم ہوئی ہی +

کلکتہ ۱۶ جنوری۔ ہز ایکسیلنسی وایسرائے حیدرآباد کو مدراس کیطرف سے براہ سمندر تشریف لیجائینگے۔ اور غالباً ۲۰ ماہ حال کو جہاز آئی۔ جی۔ ایس۔ کلایو میں کلکتہ سے روانہ ہونگے +

گذشتہ شب بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کی صدسالہ یادگار کی دعوت ہوئی۔ ۱۰۰ جنٹلمین شریک دعوت تھے جن میں حضور وایسرائے اور پروفیسر ماکس مولر بھی شامل تھے +

قاہرہ ۱۵ جنوری۔ ایک مصری کرنیل بہ غرض قسطنطنیہ گئے ہیں کہ وہاں سے ایک ہزار باشندگان البینیا کو مصری فوج کیواسطے بھرتی کر کے لائیں +

بیکر پاشا سکیم کو واپس چلے گئے۔ مگر وہ منصوبہ کر رہے ہیں کہ مقام ماسووا کو اپنی کارروائیوں کا مرکز بنائیں باشندگان ابیسینیا مصریوں سے دوستانہ اظہار کر رہے ہیں +

کمیٹی تخفیف نے رائے دی ہی کہ پندرہ سو دیسی افسروں کو برطرف کیا جائے +

اضلاع نیل سفید و نیل ازرق کے باشندے مہدی کا دم بھرنے لگے +

لنڈن ۱۶ جنوری۔ کل لارڈ کیمبرلے نے نیوکیسل میں تقریر کرتے وقت بیان فرمایا کہ معاملات سوڈان نے مصر کو افواج برطانیہ سے خالی کرنیکا سوال معرض التوا میں ڈالدیا لیکن حضور ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ اسی بات پر قایم ہی کہ جب انتظام مصر کی ترتیب پوری ہو جائے فوراً افواج کو واپس بلا لیا جاوے +

برلن ۱۵ جنوری۔ کونٹ ہربرٹ بسمارک سینٹ پیٹرزبرگ میں چارج ڈی۔ افیر مقرر ہوئے ہیں +



ڈیرہ اسمعیلخان ۱۹ جنوری - آج کے دربار میں سر چارلس ایچیسن صاحب نے فرقہ محسود کے ملک عمر و ملک حاتن اور ملک بویک کی رہائی کا بلا کسی شرط کے حکم دیا اور نیز ملک اسک کی رہائی کا بھی حکم ہوگیا مگر اس شرط پر کہ وہ ڈیرہ اسمعیلخان میں زیر نگرانی صاحب کمشنر رہے اور وہ جس وقت دیکھ لیں کہ اسکے رہا کرنے میں کوئی اندیشہ نہیں اسکو رہا کر دیں - یہ لوگ پولیٹیکل قیدی تھے - اور اُس حملہ میں شریک تھے جو ٹونک پر ہوا تھا +

بمبئی ۱۱ جنوری - کل ہز اکسلنسی گورنر بمبئی نے احمد آباد کی نمایش اسپان کو کھولا اور ایک اڈریس دیا جس میں اُن لوگوں کی ہمت پر آفرین کی جن کو نسل اسپان کی ترقی کا خیال ہے اس موقع پر بارش نے قدرے بے لطفی کر دی +

قاہرہ ۱۶ جنوری - مصری کرنیل جن کی نسبت کل خبر دیگئی تھی کہ ایک ہزار باشندگان البانیا کو فوج میں بھرتی کرنے کے لئے قسطنطنیہ گئے ہیں - اب معلوم ہوا کہ وہ زائد رنگروٹوں کو بھرتی کرنے نہیں گئے بلکہ ابتک جو ترک بھرتی ہو چکے ہیں اُنکو موقوف کرنے گئے ہیں - وزیر جنگ و آبادیوں نے خرطوم جانیکی جو تجویز کی تھی وہ ملتوی کر دی +

قاہرہ ۱۰ جنوری - ایک سرکاری مراسلہ سے معلوم ہوا کہ خرطوم کا تمام ضلع کھلم کھلا باغی ہو رہا ہے +

لنڈن ۱۹ جنوری - جنرل (چینی) گورڈن جنہوں نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا گزشتہ شب ہمراہی کرنیل سٹوارٹ ایک خاص کام متعلق مصر پر سکیم یا خرطوم کو روانہ ہوئے - روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے کمیٰ ایک وزرا اور ڈیوک آف کیمبرج سے ملاقات کی +

مدراس ۱۹ جنوری - آج شام مدراس میں دیسیوں کا ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا - سر ٹی مادھو راؤ پریسیڈنٹ تھے - تجویز ہوئی کہ اس جلسہ نے اس خبر کو نہایت مسرت کے ساتھ سنکر کہ اس مہینے کے اخیر میں حضور وائسرائے اور لیڈی رپن صاحبہ کے مدراس میں تشریف لانیکی امید کیجاتی ہے ارادہ کیا ہو کہ وقت تشریف آوری حضور ممدوح کے مناسب طور پر استقبال کیا جائے اور ایک اڈریس خوشامدانہ پیش ہو - پھر بھی تجویز ہوا کہ زمانہ قیام مدراس میں آپ کو ایک پبلک دعوت دیجائے - اور نیز ایک اڈریس بذریعہ ڈپوٹیشن پیش کیا جائے - جسمیں دیسی فرقہ کی خواہشات اور خیالات کا جو وہ ملک کے عام مجموعی انتظام کی نسبت رکھتے ہیں اظہار ہو +

لنڈن ۲۰ جنوری - جنرل (چینی) گورڈن نے اس شرط پر جانا منظور کیا ہے کہ صرف برٹش گورنمنٹ کے جوابدہ رہینگے +

قاہرہ ۱۹ جنوری خرطوم اور بربر کے درمیان جو سلسلہ تار برقی تھا اُس میں ہرج واقعہ ہوگیا +

کلکتہ ۱۸ جنوری - آجکل لیجسلیٹف کونسل میں مدرس کا مسودہ جائداد پاس ہوا - مسودہ ترمیم ایکٹ تقاوی شمالی ہند کمیٹی منتخب کے سپرد ہوا - مسٹر البرٹ نے ایک مسودہ اسباب میں پیش کیا کہ پنجاب کے بعض افسران بندوبست نے اپیل پر جو فیصلے کئے ہیں اُنکو مستحکم سمجھا جائے یہ بل کمیٹی منتخب کو سپرد کیا گیا - مسٹر البرٹ نے اُس رپورٹ کو پیش کیا جو منتخب کمیٹی نے مسودہ ترمیم ضابطہ فوجداری پر کی ہے - بحث بالکل نہیں ہوئی - اور کونسل کا اجلاس ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کیا گیا +

لنڈن ۲۰ جنوری - جنرل ڈیوڈرسل صاحب فوت ہوگئے +

سرکاری خبریں

نوٹ موسم صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۴ع

دہلی - صحت عمدہ ہے - بارش کی بہت ضرورت ہے فصل کی امید مشتبہ ہے - نرخ بدستور ہے +

حصار - صحت عمدہ ہے نرخ بدستور ہے +

انبالہ - صحت اور فصل ربیع کی امید عمدہ ہے - بارش کی بہت ضرورت ہے - نرخ بدستور ہے +

جالندھر - صحت عمدہ ہے - بارش کی بہت ضرورت ہے - نرخ کم و بیش ہوتا رہا +

امرتسر - صحت عمدہ ہے بارش کی ضرورت ہے - نرخ کم و بیش ہوتا رہا +

سیالکوٹ - صحت اور فصل کی امید عمدہ ہے - بارش ۱/۲ انچ ہوئی - نرخ بدستور ہے +

فیروزپور - قدرے بارش ہوئی - ابھی اور بارش کی ضرورت ہے صحت عمدہ ہے - نرخ بدستور ہے +

لاہور - صحت اور فصل ربیع کی امید عمدہ ہے - نرخ کسیقدر ارزان ہوگیا ہے - بارش ۱/۲ انچ ہوئی +

راولپنڈی - قدرے بارش ہوئی - صحت اور فصل ربیع کی امید عمدہ ہے - نرخ کم و بیش ہوتا رہا +

شاہ پور - صحت اور فصل کی حالت عمدہ ہے - نرخ بدستور ہے +

ملتان - صدر میں کسیقدر ترشح ہوا صحت عمدہ ہے فصل سرسبز ہے - نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے +

ڈیرہ اسمعیلخان - صحت عمدہ ہے بسبب امساک بارش کے فصل کو نقصان پہنچ رہا ہے - نرخ گراں ہوتا جاتا ہے +

پشاور - خفیف مرض چیچک تاحال پھیلی ہوئی ہے - بارش کی ضرورت ہے - نرخ بدستور ہے +

کیفیت عام - عموماً بارش کی ضرورت ہے صحت اور فصل کی امید عمدہ ہے +

ایف - ڈی - او - بلک صاحب بہادر قایمقام ڈپٹی کمشنر جالندھر کو یکم مارچ ۱۸۸۴ع یا کسی تاریخ مابعد سے بیس ماہ کی رخصت فرلو عطا ہوئی +

ایس کلفرڈ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ۲ جنوری ۱۸۸۴ع سے اور خان بہادر حمید علی اکسٹرا اسسٹنٹ یکم ماہ مذکور سے اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ درجہ سوم مقرر ہوئے +

اعلان — ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۸۸ع کو رات کے ۷ بجے مشن کمپونڈ کے ہال میں ... [illegible] ... صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ تشریف لاویں +

جب کپتان ایچ بی بی صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر رخصت فرلو پر جائینگے تو لفٹنٹ ایف ڈبلیو ایجرٹن صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر پشاور سے ضلع ہزارہ کو تبدیل ہو جائینگے

حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر بنگال نے مسٹر ایچ بیورلی کو اپنے صوبہ کی لیجس لیٹف کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے +

چار مہینے کا عرصہ گزرا کہ صاحب کمانڈر انچیف نے کمانڈنگ افسران دستہ فوج دیسی و انگریزی سے خاکی رنگ کی وردی کے بارہ میں رپورٹ طلب کی تھی سب نے باتفاق رائے زمانہ امن میں انگریزی سپاہیوں کے لئے موسم گرما میں اس رنگ کی وردی کے ہونیکو ناپسند کیا اور اسلئے حضور کمانڈر انچیف نے قرار دیا ہے کہ سفید وردی کو از سر نو رواج دیا جائے +

سر فریڈرک رابرٹس نے ۱۴ ماہ حال کو (بتقریب قواعد بنگلور) ایک بڑی دعوت دی جسمیں سر ڈانلڈ سٹوارٹ - جنرل ہارڈنگ اور بنگلور کے بہت سے تماشائی موجود تھے +

بابو پرتاب چندر موزمدار برہمو سماج کے جدید منسٹر نے جہاز میں بابو کیشب چندر سین صاحب کی وفات کی خبر سنی اور گزشتہ سہ شنبہ کو کلکتہ میں واپس آ گئے - ہنوز قطعی طور پر یہہ قرار نہیں پایا کہ اس نئے عہدہ پر انکی تقرری کی رسم کب ادا ہوگی - کیشب بابو کی رسم شرادہ جدید سنگھتا کے بموجب جس کو انہوں نے خود تیار کیا تھا - ۲۰ ماہ حال کو اتوار کے دن ادا کیجائیگی +

ایک نوجوان یہودی نے سینٹ پیٹرزبرگ میں ایسی گھڑی ایجاد کی ہے کہ جو قوت برقی کے ذریعہ سے چلتی ہے +

لودیانہ

۲۳ جنوری کو عالیجناب خان بہادر سید احمد خانصاحب ستارہ ہند ساڑھے نو بجے صبح کے لودیانہ میں رونق افروز ہوئے - صاحب ممدوح کے استقبال کے لئے ریلوے پلیٹ فارم پر رؤسا و شہزادگان و دیسی حکام و دیگر باشندگان شہر تقریباً ایکہزار آدمی کے موجود تھے جسوقت صاحب ممدوح ریل سے اُترے تو اُنکی ملاقات کے لئے خلقت کا کثرت کے ساتھہ ہجوم ہوگیا اور حامیان مدرستہ العلوم نے صاحب موصوف کے سر پر سے پھول نثار کئے - جس سے ثابت ہوتا تھا کہ یہہ موقع نہایت خوشی کا موقع ہے اور اسی ہجوم میں بعض بعض صاحبان جو سید صاحب کے از حد مخالف ہیں اور اُن کی نسبت بد اعتقاد رکھتے ہیں مگر سید صاحب کو آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا شوق دیکھنے کی غرض سے وہاں ہو پہنچے - اور انجمن اسلامیہ کے اکثر ممبران جو ایک مدرسہ دار العلوم کے نام سے جاری کرنا چاہتے ہیں موجود تھے - سید صاحب نے ہر ایک کے ساتھہ مصافحہ کیا - اور پھر وہاں سے جناب سردار علی محمد خانصاحب کی کوٹھی میں رونق افروز ہوئے - کوٹھی نہایت صاف اور آراستہ ہو رہی تھی اور تمام مہمانداری کے سامان از جانب خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مہذبانہ طور سے مہیا ہو گئے تھے - سید صاحب کے ہمراہ جناب حاجی محمد اسمٰعیل خانصاحب رئیس اعظم دتاولی و جناب خان بہادر سید اقبال علی صاحب منصف فیض آباد ملک اودھ و جناب سید محمد علی صاحب ہیں - لباس سبکا ترکی اور بہادر تہذیب پر مبنی ہر کے ہوئے ہیں جسوقت کوٹھی مذکورہ میں ہو پہنچے تو ایک میز پر ڈبل روٹ و دیگر اشیاء معہ چاء موجود تھیں - جو معہ دیگر رئیسان لودیانہ کے سب نے ملکر کھایا - اور جناب سید احمد خانصاحب بہادر نے جناب منشی حکیم الدین خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو اپنے ہمراہ بگھی پر بٹھلا کر شام کے ۷ بجے میونسپل ہال میں سید صاحب نے ایک لکچر دیا جسکا خلاصہ حسب موقع ہفتہ آئندہ میں درج کیا جاویگا - حامیان مدرستہ العلوم علیگڈھ مقیم لودیانہ نے ایک ایڈریس بطور دعوت برائے امداد مدرستہ العلوم علیگڈھ اُسی موقع پر پیش کیا جس کو سید صاحب نے بعد شکریہ کے قبول فرمایا آج صبح ساڑھے نو بجے صاحب موصوف جانب جالندھر تشریف لیگئے +

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر آجکل تحصیل جگراؤں کا دورہ فرما رہے ہیں پہلے تو لودیانہ میں وکلا کی کثرت اور مقدمات کی قلت تھی اب اسیقدر سنا جاتا ہے کہ چار وکیل اور یہاں سے بغرض تمام تشریف فرما ہوئے ہیں +

صفائی حساب

اخبار نور افشاں کے مشتریان کی خدمت میں التماس ہے کہ سال ۱۸۸۷ع گزر گیا اور سال ۱۸۸۸ع شروع ہوگیا ہے - اسلئے صفائی حساب بابت قیمت اخبار نور افشاں سال گزشتہ ضروری ہے اور ہم کو صفائی حساب کی بہت جلد منظور ہے بسبب اسکے انکو واجب ہے کہ بہت جلد بقایا قیمت اخبار نور افشاں و پیشگی سال حال مرحمت فرماکر ہمکو ممنون فرماویں اور بار بار کے تقاضے سے ہمکو معاف فرماویں +

الراقم

پادری ای ایم ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

اشتہار

محکمہ سرہند نہر ڈویزن سوم

(۳) (نیلام) (۳)

واسطے اطلاع خاص و عام کے اشتہار دیا جاتا ہے کہ بتاریخ دوم فروری ۱۸۸۸ع اشیاء مفصلہ ذیل بمقام روپر ضلع انبالہ نیلام کیجاویگی - روپیہ نقد لیا جاویگا جس کسی کو خریداری اشیاء کی مطلوب ہو تاریخ مقررہ بالا پر بمقام روپڑ حاضر ہوکر بولی دے اور خریدے +

لوہا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں	پُرانی شہتیری ریل کی
کل ہمہ من	الـ ۱۱۵ عدد
نی ڈھیری الکیسوس کی	فی ڈھیری ایک شہتیری علیحدہ
علیحدہ علیحدہ نیلام ہوگی +	علیحدہ نیلام ہوگی +
پُرانی قینچیں لکڑی کے پلوں کی	پُرانے اوزار ترکھان لوہار جرثقیل
ڈاٹوں کی اور اور متفرقات	والے اور کھان وغیرہ کھودنے والے
لکڑی +	نیلام ہونگے +

دستخط

ای جی ریڈ صاحب اگزکٹو انجنیر سرہند نہر ڈویزن سوم ۲۰ جنوری ۱۸۸۸ع

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا